

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَعَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
وَعَلَى الْأَقْرَبِينَ
وَعَلَى الْأَقْرَبِينَ

الحمد لله والمنة

رسالہ

تقسیم میراث

جس میں تقسیم میراث کے آسان طریقے، نقشہ جات، عام فہم اور

سلیس اردو میں مفصل درج کئے گئے ہیں

مؤلفہ

انجمن مولوی محمد عبدالقدوس صاحب مہتمم دہلیہ اصلاح تعلیم

مسجد مبارک امرتسر

۱۳۷۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ خُذْ الْعِلْمَ وَفَضْلِي عَلَى رَسُولِي الْكَرِيمِ

تہذیب

جو نگاہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرور کائنات فخر موجودات (فداہ روز) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی وارث کو میراث سے ناواقف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت محمودہ کر دے گا (ابن ماجہ بیہقی) نیز ارشاد ہے کہ میراث کا علم خود سیکھو اور لوگوں کو سکھادو ورنہ مایہ علم میں ہیں۔ اتنے محکمہ قر فیض عادلہ سنت صحیحہ (ابن ماجہ) اور ساتھ ہی اس مایہ فادہ علم کے فقدان دور بد علی کے جسے نتائج آئندہ سے ڈرایا بھی ہے۔ آپ فوٹے میں کہ علم کا وہ ایم قر فیض اور شریعت کا وہ جزو اعظم جو سب سے اول دنیا سے آٹھایا جائیگا۔ ہی علم ہے۔ آٹھائیکامطلب بھی ہے جو کتبہ علی بخیر دیکھئے۔ لہذا موجودہ زمانے میں ہماری یا یوں کن حالتیں اور پریشان طبعیتیں تمام ہذا غلطیوں کے ناپیدانہ رعلوں کا آماجگاہ بن چکی ہیں۔ صاف پھر رہی ہیں کہ اگر ان کے فکرمین کلام اور کثرتی اسلام کے ناخدا حضرات علماء را میدانہ ہوشے اور اس ڈنگائی فادہ کو سنبھالنے کی کوشش نہ کی تو کوئی غیر معمولی حادثہ ضرور پیش آئے اور ہندوستان بھی اسپین ثانی بن جائے گا۔ اصول اسلام تو خلاصی اور مجبوری کی وجہ سے متروکہ ہیں اب کچھ اہل اسلام خود چھوڑ دیتے چلے جاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اصول اسلام و قوانین شریعت عروۃ غزوایک ایک ہو کر چلیں اور پھر ان گرے ہوئے تیروں کو سنبھالنے کا شکل ہو۔ ممکن ہے کہ پھر اضرہ دلوں دماغوں میں محبت اسلام و ہوش محمدی جو حزن ہزا اور غیرت کی رہی یہی چنگا دیاں نئے سرے سے سلگ جائیں۔ اس لئے اس کی بہترین صورت یہی ہے کہ قوانین اسلام عام اور اصول نفیم ترکہ کی فائز اشاعت اور حقوق الحیاہ کی نگاہ داشت کی جائے۔ سو سالہ ہذا اسی غرض پر مبنی ہے۔ چند اصحاب کی کوشش و ترغیب سے کئی ایک رسائل دیکھنے کے بعد مختصر مگر مکمل چند ورق میں قوانین میراث کو جمع کیا گیا ہے تاکہ مبندوں پر نہایت آسان ہو قطع نظر شاذ و نادر صور رلوں کے نفس مسکروں کو سمجھانے میں ہر طرح کی سہولیتیں ہم پہنچانی گئی ہیں۔ تمیشلی لغتوں کے علاوہ تمام و شمار کا لغتہ ساتھ لگا دیا گیا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

میں ان حضرات کا بھی تہ دل سے شکور ہوں جنہوں نے اپنے پاکیزہ خیالات سے رسالہ ہذا میں اچھے مشورے دے اور عمدہ باتیں بتلائیں اور خاص کر ان حضرات علماء کرام کا عظیم تلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک بغور ملاحظہ فرما کر تصحیح کی۔ اور اپنے فکرمائے تقاریر و لفظ و بیان کس سے رسالہ ہذا کی اہمیت بڑھائی۔ اور خاکسار کے حق میں توفیق طبع و اشاعت اور برکت کی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر جلیل عطا فرماوے اور خاکسار کو اسل خالصا لوجه اللہ اور موجب نجات کرے۔ آمین ۝

احقر البجا احمد اللہ اللہ
امام مسجد مبارک و ہتھم مدرسہ اسلامیہ اصلاح تعلیم کثرہ ہذا ننگہ چوک گھی منڈی امرتسر

وجہ تالیف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَعْلَمُوْا الْفَرِیْضُ عَلَیْہَا فَانَہُ نَصَفَ الْعِلْمَ وَهُوَ یَنْسِیْ وَهُوَ اَوَّلُ شَیْءٍ یُزَعُّ مِنْ اَمَتِیْ (ابن ماجہ) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَذَا اَحْضَرَ کَقِسْمَہٗ اَوَّلِی الْقُرْبٰی الْاَیَّہ (یعنی جہل قرابت باٹنے کیلئے جو ہو جائیں) یعنی تقسیم کی نسبت برادری کی طرف فرمائی ہے حالانکہ میت کی برادری اور کنبہ سے اَنَا مَآثَرُ اللّٰہِ کوئی شاگرد ہی علم میراث سے واقفیت رکھتا ہوگا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مسائل عام لوگوں کو یاد ہونے چاہئیں غیر عورتیں اور یتامیٰ اور عوام اپنے اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ جب موقع پیش آتا ہے تو ڈکھلا کے پاس جا کر محتسب ادا کرتے ہیں اور ان سے مشورے لیتے ہیں۔ اگر شرعاً حجت ثابت ہو تو علماء کے پاس بھی آکر دعویدار ہوتے ہیں۔ ورنہ عدالتوں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں بلکہ بعض نا عاقبت اندیش تو یہاں تک کہہ گزرتے ہیں کہ ہم شرعی فیصلہ نہیں چاہتے ہمیں رواج منظور رہے (نعمذ باللہ منہا) لہذا شریعت سے صاف انکار کرنا ہے ایمان سے سبکدوش ہو کر کافر بن جاسکتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ یہ سب خرابیاں جہنم کی وجہ سے ہیں۔ اگرچہ ان سب کا قلع و قمع کرنا طاقت سے باہر ہے لیکن جس سے جو بن پرے بہتر ہے۔ اس لئے میراث کے چند قواعد لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر مفید عام اور ذخیرہ عاقبت کرے۔

عرض نقشبست کرنا یاد ماند

کہ ہستی رخنہ بینم بقائے

اللّٰہُمَّ وَفَقْنَا عَلٰی طَاعَتِكَ وَتَمَمَّ تَقْصِیْرُنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

چند ضروری باتیں

میراث کے مسئلہ میں عام لوگوں کا تاریخی میں رہنا کئی وجوہ سے ہے غالب وجہ تو یہ ہے کہ لوگوں کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ اور جو لوگ مسائل دین سے دلچسپی لیتے ہیں وہ عموماً حساب سے نا بلد ہوتے ہیں اور جو حضرات حساب دان ہیں وہ عموماً مسائل سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ جو حکم و پیش حساب جانتے اور مسائل دین میں بھی شوق رکھتے ہیں وہ بچا رہے علم میراث کی قواعد اور اصطلاحات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ارث کا مسئلہ نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس لئے رسالہ ہذا میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جو الفاظ عربیہ اصطلاح میراث میں استعمال کئے گئے ہیں ان کو علیحدہ موثر ترجمہ اردو میں لکھ دیا ہے اور پھر چند قواعد ایسے لکھے گئے ہیں جن کا جاننا علم میراث کا موقوف علیہ ہے تاکہ مسئلہ میراث کا سمجھنا اور لکھنا آسان ہو۔

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ہر مذہب میں غیر ملکی الفاظ یا مصطلحات جو جاری ہو جاتے ہیں تو وہ مذہبی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کو بالکل نکال باہر پھینکنا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے خاص کر ایسے وقت میں جبکہ ہمارے حریف یہ خواہش کر رہے ہوں کہ ہندی مسلمانوں کو چاہئے کہ عربی الفاظ کی جگہ بھاشا کو استعمال کریں کیونکہ یہ انکی ملکی اور مادری زبان ہے۔ زور ملکی زبان سے زیادہ پیا رہونا ہے۔ سواصل بات یہ ہے کہ مسلمان کا وطن کوئی خاص ملک نہیں بلکہ تمام دنیا اس کا وطن ہے اور ہر زبان اس کی اپنی زبان ہے۔ حضرت اقبال فرماتے ہیں

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا

مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

البتہ اپنے مقدس مذہب کی زبان کا زیادہ احترام کرنا پڑتا ہے اور اس کی

اشاعت بھی لازمی چیز ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں عربی زبان کے اکثر الفاظ مروّج و مستعمل ہیں۔ خاص کر مراسم دین مثلاً نکاح۔ طلاق۔ حج۔ زکوٰۃ۔ میراث وغیرہ میں۔ لہذا ان لفظوں کو جو اصطلاح میراث میں بولے گئے ہیں سنئے۔

تعریفات۔ ضروریہ | قرآن مجید میں باب وراثت میں جن لفظوں کو استعمال کیا گیا ہے وہ نصف۔ ربع۔ ثلث اور ثلثان۔ ثلث۔ سدس ہیں۔ یعنی آدھا، چوتھائی، آٹھواں حصہ اور دو تہائیاں، تہائی اور چھٹا حصہ میں یہ کسریں کہلاتی ہیں۔ اردو میں ان کو یوں لکھتے ہیں:۔ ۱/۲ نصف۔ ۱/۴ ربع۔ ۱/۳ ثلث۔ ۱/۵ ثلثان۔ ۱/۶ سدس؛ چنانچہ آگے چل کر پوری شرح سے بیان ہوگا۔ اور ان کو مخارج بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جتنے حصص قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ سب یہی ہیں۔ اور تقسیم کا مسئلہ بھی انہیں سے نکالا جاتا ہے۔ اور بیان کی انفرادی حالت ہے۔ لیکن اگر میت کے وارث لڑکے لڑکیاں ہوں تو ان کو لکڑی کے مثلاً $\frac{1}{2}$ لکڑی بولتے ہیں یعنی مرد کے دو حصے عورت کا ایک۔ مرد ذکر اور عورت کو انٹے کہتے ہیں۔ اب باپ، ام ماں، آخ بھائی، اخت بہن، زوجہ عورت، زوج خاوند، جد دادا، جدہ دادی، آخ عینی حقیقی بھائی، سوتیلی بہن بھائی کے دو نام ہیں۔ علانی باب کی طرف سے سکا بھائی۔ اخیانی مادری بھائی۔ مذکورین کو اصحاب فرض بھی کہتے ہیں۔ جن کا حقہ قرآن مجید میں ذکر ہے تفصیل انکی نقشہ میں دیکھو۔ عصبہ میت کا وہ رشتہ دار ہے جس کا حقہ قرآن مجید میں نہیں جیسے باپ بیٹا۔ دیکھو نقشہ عصبات میں۔ ذوی الارحام اصطلاح میراث میں وہ رشتہ دار ہے جس کا نہ تعین نہ ہو نہ عصبہ ہو۔ دیکھو ذوی الارحام کا نقشہ۔ اسی طرح ہمدان کا تعین ہوتی ہے جن کا نانا ازاد ضروری ہے لہذا چند قوانین ضروری ابتدا میں لکھے گئے ہیں اور انکی شاخیں وہ نقشہ درج کر دی گئی ہیں تاکہ ترکیب تقسیم آسان ہو جائے جو مختصر ان قواعد کو یاد کرے وہ بڑی آسانی سے مسئلہ لکھ سکتا ہے۔ واللہ الموفق والمستعان۔

قوانین میراث

باب وراثت میں جس قدر حصص قرآن مجید میں ذکر ہیں کل چھ ہیں
 بنین ایک قسم کے اور بنین دوسری قسم کے۔ قسم اول نصف، ربع، ثمن،
 ان بنینوں کا اس لئے ایک قسم تصور کیا کہ بعض کی تضعیف کر نیسے بعض
 حاصل ہوتا ہے اور بعض کی تنصیف سے بعض۔ (مثلاً) نصف کی تضعیف سے
 ربع حاصل ہوتا ہے اور ربع کے نصف کر نیسے ثمن۔ اور ثمن کے دوگنا کرنے
 سے ثمن بن جاتا ہے اور ربع کے دوگنا کرنے سے نصف۔

مثلاً ثلث۔ سدس۔ یہ دوسری قسم سے ہیں ان میں بھی تضعیف
 (دوگنا کرنا) و تنصیف (نصف کرنا) کی مناسبت ہے۔ بموجب قاعدہ سابقہ کے
 مثلاً ثلث کا نصف ثلث اور ثلث کا نصف سدس ہے۔ اسی طرح سدس کو دوگنا
 کرنے سے ثلث اور ثلث کو دوگنا کرنے سے ثلثان ہوتے ہیں فافہم و قد برہ
 قاعدہ

قرآن مجید میں جس قدر مخارج و فروض ذکر ہیں وہ سب کے سب کسریں
 ہیں اس لئے ان کے مخارج خارج کسو تصور کئے جائیں گے۔ اور مخرج
 ہر وہ اقل عدد ہے جس سے انفرادی حالت میں ہر فرد کامل لیا جاسکے۔

| نام کسر | نصف | ربع | ثمن | ثلث | ثلثان | سدس |
|---------|-----|-----|-----|-----|-------|-----|
| نصف | ۲ | ۴ | ۸ | ۶ | ۶ | ۶ |
| ربع | ۴ | ۴ | ۸ | ۱۲ | ۱۲ | ۱۲ |
| ثمن | ۸ | ۸ | ۸ | ۲۴ | ۲۴ | ۲۴ |
| ثلث | ۶ | ۱۲ | ۲۴ | ۳ | ۳ | ۶ |
| ثلثان | ۶ | ۱۲ | ۲۴ | ۳ | ۳ | ۶ |
| سدس | ۶ | ۱۲ | ۲۴ | ۶ | ۶ | ۶ |

اسی لئے واحد عدد شمار نہیں ہوتا
 بلکہ ایک فرد صحیح ہوتا ہے پس مخرج
 نصف کا ۲ ہے اور مخرج ربع کا ۴
 اور مخرج ثمن کا ۸۔ اسی طرح ثمن
 ثانی ہے ثلث کا مخرج ۳ ہے اور ثلثان
 کا مخرج بھی ۳ ہے اور سدس کا مخرج
 ۶ ہے نقشہ ذیل ہے کسروں کی مخرجیں
 معلوم ہوتی ہیں۔

قاعدہ ۲۵

کسورستہ کی مزجین کالت ترکیب جنس واحد اگر ایک قسم کی دو یا تین کسریں جمع ہو جائیں۔ تو ان کا مشترک مخرج وہی ہے جو ان سے کم سے کم کا مخرج ہے۔ کیونکہ (قل کے مخرج میں اکثر بھی داخل ہے جیسا کہ اہل حساب پر واضح ہے) مثلاً ثمن ونصف کا مخرج ۸ ہے۔ کیونکہ ان دونوں سے کم کسر ثمن ہے۔ پس زیادہ کے لئے بھی یہی مخرج ہوگا۔ اور یہی قیاس دوسری ترکیبوں میں بھی ہے *

قاعدہ ۳۵

کسورستہ کی مخزجیں اگر نصف دوسری قسم کی تمام کسروں سے یا بعض سے مرکب ہو جنس جمع ہو تو مخرج ان کا ۶ ہوگا۔ اگر رُبع دوسری قسم کے تمام یا بعض سے ملے تو مخرج ان کا ۱۲ ہوگا۔ اگر ثمن دوسری قسم کے تمام یا بعض سے مجتمع ہو تو مخرج ۲۴ ہوگا۔ تمام مخارج گویا ۲-۳-۴-۶-۸-۱۲-۱۴ ہیں جن میں سے ۲-۳-۴ ضمنی ہیں۔ کیونکہ ۸ میں ۲-۴ بھی آجاتا ہے اور ۶ میں ۳ داخل ہے تو گویا مخرج ۶-۸-۱۲-۱۴ رہے۔ مثال نقشہ سے ظاہر ہوگی۔

نقشہ حالات مخارج

| مثال ربع کی مسئلہ | | | |
|-------------------|-----|--------|-----------|
| زوج | مال | باب | |
| رُبع | ثلث | عمودیت | |
| مثال سدس کی مسئلہ | | | |
| باب | مال | بیٹا | دو بیٹیاں |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۲ |

۱۱

| | | |
|-------|-------|---------|
| بیٹی | ماں | باپ |
| ۳ نصف | ۱ سدس | ۲ عصبیت |

مثال مخرج مشن

| | |
|---------|--------|
| بیٹا | زوجہ |
| ۷ عصبیت | ۱- مشن |

۱۲

مثال

| | | | |
|---------|------|---------|------|
| زوجہ | زوجہ | زوجہ | زوجہ |
| ۸ حصہ | ۳ | ۴ حصہ | ۳ |
| ۱ روستے | | ۵ روستے | |

۱۳

مثال مخرج مشن

| | | | |
|------|------|------|------|
| زوجہ | زوجہ | زوجہ | زوجہ |
| ۸ | ۳ | ۱۶ | ۳ |
| ۱۴ | | ۱۶ | |

مشن کے ساتھ ثلث جمع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ مستحقوں میں سے ایک ثلث کی مالک مال ہے۔ لیکن ماں کو ثلث تب ملتا ہے کہ میت کی اولاد نہ ہو۔ اگر میت کی اولاد نہ ہو تو اس کی جائے تو ماں کو ثلث نہیں آتا بلکہ سب سے آئیگا۔ اگر اولاد نہ ہو تو یہ سب کیوں نہ ہو تو زوجہ کو مشن نہیں آتا۔ کیونکہ مشن تب ہی آتا ہے جب میت کے لئے اولاد نہ ہو اگر اولاد نہ ہو تو زوج کی حقدار ہے۔ دوسرے ثلث کے حقدار دو ماں اور بیٹی ہیں۔ سودہ بھی اولاد کے ہوتے ہوئے ثلث سے محبوب ہیں۔

قاعدہ ۴

عول کا بیان | اصطلاح میراث میں عول بھی آتا ہے۔ عول کے معنی لغت میں ظلم کی طرف میلان کرنا اور اصطلاح میراث میں زیادہ کرنا مخرج پر کسی کسر کا جبکہ مخرج حصص خارجہ سے کم ہو۔ سو باب وراثت میں مخرج تین قسم ہیں۔ اول عادله جو کہ برابر ہو مجموعہ حصص خارجہ کے۔ دوم قاصر جس کا مجموعہ زیادہ ہو مجموعہ حصص خارجہ سے۔ اور اس کی زیادتی کو ان وارثوں پر جو کہ مستحق رد کے ہیں تقسیم کیا جاوے۔ سوم عادلہ جو مجموعہ حصص کو ایفاء نہ کر کے بلکہ اس مجموعہ سے کم ہو۔ پس اس صورت میں جس قدر مخرج مجموعہ حصص سے کم ہوگا اسی قدر اس پر وہ کسر بڑائی جائے گی۔ اور وارثوں پر اس مجموعہ کے موافق تقسیم ہوگا۔ اور ہر ایک وارث کو نقصان یکساں پہنچے گا۔ چنانچہ اس کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ سات مخرجوں سے چار (۲-۳-۴-۸) کا عول نہیں ہوتا۔ اور تین کا عول ہوتا ہے، مثال ان کی جن کا عول نہیں ہے۔

| ۲ | | ۳ | |
|-------|---------|--------------|----------------|
| خاوند | سگی بہن | دو سگی بہنیں | دو مادری بہنیں |
| نصف | نصف | ثلثان | ثلث |
| ۴ | | ۸ | |
| خاوند | بیٹی | زوجہ | بیٹی |
| ۱ | نصف | ۱ | ۴ |
| | عصبت | چچا | چچا |
| | ۱ | عصبت | ۳ عصبت |

اُن مخرجوں کی مثالیں جن میں عول ہوتا ہے
 (۱) مخرج ۶ کا عول ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ ہوتا ہے اس سے زیادہ نہیں بڑھتا
 اور مثالیں اُس کی یہ ہیں۔

| عول ۷ | | عول ۸ | |
|-------|-------------|-------|-------------|
| خاوند | دوسگی بہنیں | خاوند | دوسگی بہنیں |
| نصف ۳ | ثلثان ۴ | نصف ۳ | ثلثان ۴ |
| ۶ | ۹ | ۷ | ۱۰ |
| خاوند | دوسگی بہنیں | خاوند | دوسگی بہنیں |
| نصف ۳ | ثلثان ۴ | نصف ۳ | ثلثان ۴ |
| ۶ | ۹ | ۷ | ۱۰ |

(۲) مخرج ۱۲ کا عول ۱۳ یا ۱۴ آتا ہوتا ہے اس سے زیادہ عول نہیں کرتا۔
مشائیں ملاحظہ ہوں:-

| عول ۱۲ | | عول ۱۳ | |
|--------|-------------|--------|-------------|
| زوج | دوسگی بہنیں | زوج | دوسگی بہنیں |
| ربع ۳ | ثلثان ۸ | ربع ۳ | ثلثان ۸ |
| ۱۲ | ۱۳ | ۱۲ | ۱۳ |
| زوج | دوسگی بہنیں | زوج | دوسگی بہنیں |
| ربع ۳ | ثلثان ۸ | ربع ۳ | ثلثان ۸ |
| ۱۲ | ۱۳ | ۱۲ | ۱۳ |

(۳) مخرج ۲۴ کا عول نقطہ ۲۷ ہے۔ اس سے کم زیادہ نہیں ہوتا مثال اسکی یہ ہے

| عول ۲۷ | | عول ۲۸ | |
|--------|-------------|--------|-------------|
| زوج | دوسگی بہنیں | زوج | دوسگی بہنیں |
| ربع ۳ | ثلثان ۸ | ربع ۳ | ثلثان ۸ |
| ۲۷ | ۲۸ | ۲۷ | ۲۸ |

فقہ ۵

اعداد کی نسبتوں کا بیان | اعداد اصطلاح میں وہ ہے جو احاد سے مرکب ہو ۲ سے
یا زیادہ ۲ سے پس عدد اس کو بولا جائے گا جو نصف ہوا اپنے دونوں طرف
کے مجموعہ سے جیسا کہ چار مجموعہ اس کی طرفوں کا جو تین اور پانچ ہیں آٹھ
ہوتا ہے اور آٹھ کا نصف چار ہے

چونکہ تقسیم ترکہ میں اعداؤ کی نسبتوں کا پچھلنا ضروری ہے۔ لہذا اعداؤ کی نسبتیں چار ہیں؛ - متاثل - تداخل - توافق - تباہین۔ متاثل مساوی ہوتا ہے، جیسا چار آدمی اور چار روپے۔ ان میں مساوات ہے لہذا یہ نسبت متاثل کہلاتی ہے۔ دوم - تداخل کے معنی ہے نفث میں دخل ہونا اور اصطلاح میں تقسیم ہونا بڑے عدد کا چھوٹے عدد پر بلا کسر۔ جیسے چار منقسم ہوتا ہے ۲ پر۔ یا یوں کہو کہ اگر بڑے عدد سے منہا کیا جاوے دو دفعہ یا زیادہ دفعہ تو عدد داخل کے برابر ہو جائے۔ جیسے ۳ کی نسبت ۹ سے ہے۔ ۹ سے ۳ دفعہ منہا کرنے سے ۳ کے برابر ہو جاتا ہے۔ پس یہ نسبت تداخل کی ہے۔ توافق موافقت دو عددوں کی کسی جزو میں ہو۔ اس نسبت میں چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان دونوں کو تیسرا عدد آکر اڑاتا ہے۔ لہذا وہ تیسرا عدد ان کا عدا اعظم ہوگا۔ مثلاً ۸ - ۲ کو فنا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ۲۰ - ۸ پر پورا تقسیم ہو سکتا ہے۔ بلکہ ان کو ایک تیسرا اچھا - کا عدد آکر اڑا سکتا ہے۔ ۴ کو ۸ نے دو دفعہ اڑایا اور ۲ کو پانچ دفعہ۔ لہذا ان دونوں عددوں میں توافق بالرجع ہوا۔ پس یہی ان کا عدا اعظم اور مخرج ہوا۔ تیسرا عدد عدا مشترک ہو جیسا کہ ۱۰ - ۹ میں نسبت ہے۔ ان کا عدا اعظم ایک ہے۔

قاعدہ ۶

طریقہ معرفت توافق و تباہین: دونوں جانہوں سے چھوٹے عدد کو ایک دفعہ یا زیادہ دفعہ منہا کرنا چاہئے۔ اگر حاصل تفریق ایک بچے تو عدد قبیل ہوں گے جیسا کہ ۱۰ سے ۷ منہا کئے باقی بچے ۳ - تین کو سات سے دو بار منہا کیا باقی رہا ایک - ایک کو ۳ سے دو دفعہ منہا کیا باقی بچا ایک۔ پس یہ دونوں عدد متباہن ہوئے۔

اگر حاصل تفریق ایک سے زیادہ ہو تو وہ متوافق ہوں گے ساتھ
 اُس عدد کے (مثلاً) ۲۰ سے ۶ تین دفعہ منہا کئے باقی رہے ۲۔ اور جب
 ۲ کو ۶ سے دو دفعہ منہا کیا تو باقی بچے ۲۔ پس ۶ و ۲۰ میں توافق بالنصف
 ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس توافق بالثلث والرابع اگر تین یا چار باقی رہیں
 (مثلاً) ۱۲ یا ۱۸ اور ۱۲ کی مثال توافق بالثلث وتوافق بالربیع کی
 ہے۔ اگر پانچ باقی رہے جیسے ۱۰ وہ اتوافق بالکس ہوگا۔ اگر چھ بچ
 رہے تو توافق بالسدس ہوگا مانند ۱۲ و ۱۸ کے۔ اور توافق بالنسج
 جب سات بچیں جیسے ۱۴ و ۲۱ کی نسبت ہے۔ اور توافق بالثمان جب
 ۸ باقی رہیں جیسے ۱۶ اور ۲۴ کی نسبت ہے۔ اور توافق بالتعجب جب
 ۹ بچیں جیسے ۱۸ اور ۲۷۔ اور توافق بالعشر مانند ۲۰ و ۳۰ کے واللہ

قاعدہ ۷

اعلم بالصواب +
 تقیج کے بیان میں | تقیج کے معنی لغت میں دُور کرنا مرض کا بیمار سے
 اور اصطلاح میں دُور کرنا کسروں کا جو واقع ہوں درمیان حصّوں
 اور داروں کے ساتھ ضرب وغیرہ کے۔ لہذا تقیج کے سات قاعدے
 ہیں۔ تین حصص اور حصّہ داروں کے درمیان۔ اور چار فقط حصّہ
 داروں میں ہی ہیں۔

قاعدہ ۸

اگر حصّہ ہر فریق کا بلا کسر بٹ جائے تو ضرور نہیں کہ ضرب دی جائے
 نقشہ ملاحظہ ہو۔

| | | | |
|-------|---------|-------|-------|
| مال | دولتیاں | پاپ | خزینہ |
| سدس ۱ | ثمان ۴ | سدس ۱ | ۴ |

قاعدہ ۹

اگر ایک فریق پر کسر آدے۔ لیکن اُس فریق کے سروں اور
 حصّوں میں توافق ہو تو جن سروں کے عدد میں کسر آتی ہو ان کے وفق

کو لیکر اصل مسئلہ میں ضرب دینی چاہئے۔ اگر مسئلہ غولی ہو تو غولی میں ضرب کرے

| نقشہ | اصل ۶ | تصحیح ۳۰ |
|-------|-------------|----------|
| سدس ۱ | پانچ بیٹیاں | مال |
| سدس ۵ | ثلثان ۲۰ | سدس ۵ |

چونکہ سدس ثلثان کا اجتماع ہوا۔ اس لئے مخرج ان کا ۶ ہوا۔ ایک باپ کو ایک مال کو باقی رہے ۴۔ چار دس لڑکیوں پر تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ۴ اور ۴ میں کون سی نسبت ہے۔ بموجب قاعدہ نسبت اعداد کے معلوم ہوا کہ ان میں نسبت توافق یا نصف ہے کیونکہ ۱۰ اور ۴ دونوں کا عا د اعظم ۲ ہے۔ لہذا دس کے وفق کو جو ۵ ہے اصل مسئلہ ۶ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۰ ہوئے۔ پس یہی تصحیح ہوگی۔ ۳۰ تصحیح سے بیٹیوں کو ۲۰ ملے جس سے ہر ایک بیٹی کو ۲ آئے +

قاعدہ ۱۰

اگر حصوں اور وارثوں کے سروں میں توافق نہ ہو بلکہ تباین ہو تو اس صورت میں کل عدد سروں کو لیکر جن پر کہ کسر آتی ہے اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہئے۔ اور اگر مسئلہ غولی ہو تو غولی میں ضرب دی جائے۔

| نقشہ سے واضح ہوگا | اصل ۶ | پانچ بیٹیاں | مال |
|---|-------|-------------|-------|
| | سدس ۱ | ثلثان ۲۰ | سدس ۵ |
| پانچ بیٹیوں اور ان کے ۴ حصوں میں تباین ہے۔ یہ ۲۰ کو ۵ میں جو اصل مخرج ہے ضرب دینے سے تصحیح ۳۰ حاصل ہوئے۔ تصحیح سے ان کو ۲۰ ملے۔ | | | |
| ہر ایک بیٹی کو چار آئے اور مال باپ کو ۵۔ ۵ | | | |

قاعدہ ۱۱

ان چار قاعدوں کا بیان جو ان اگر کسر دو فریق یا زیادہ پر آوے لیکن اعداد حصہ داروں ہی میں ہیں | رُوس (لینے والوں کی گنتی) میں مماثلت ہو۔

پس اس صورت میں ایک فریق کے عدد رؤس کو اصل مخرج میں ضرب دینی چاہئے۔ اور یہ مماثلت عام ہے۔ خواہ ان رؤس کے عین عدد میں ہو یا ان کے وفق میں ۴ مثال مخرج ۴ نصیج ۱۸

چھ بیٹیوں کو اصل مسئلہ سے چار آئے۔ چار اور چھ میں توافق بال نصف ہے۔ چونکہ ۶ کا وفق تین ہیں۔ لہذا تینوں فریقوں کے اعداد رؤس میں مماثلت ہو گئی۔ کیونکہ چھ اور دادیاں پہلے ہی سے تین تھے۔ اب بیٹیوں کے عدد رؤس کا وفق بھی تین ہو گیا۔ پس ۶ × ۳ میں حاصل ضرب ۱۸ ہوئے۔ یہی نصیج ہوئی۔ اصل مخرج کے حصے تینوں فریقوں پر پورے پورے منقسم نہیں ہوتے تھے۔ ایک عدد کی ضرب سے سب حصے اپنے اپنے وارثوں پر بلا کسر منقسم ہو گئے جیسا کہ مثال سے واضح ہے

قاعدہ ۱۲

(۲) اگر دو فریق یا زیادہ پر کسر آوے لیکن ان کے عدد رؤس میں تداخل ہو۔ پس اس صورت میں جو عدد سب سے زیادہ ہوگا اس کو اصل مخرج میں ضرب دینے سے نصیج حاصل ہوگی۔ نقشہ مثال :-

مخرج ۱۲۲ نصیج ۱۲۲

| | | |
|-----------|------------|--------------|
| چار زوجات | تین دادیاں | بارہ چچے |
| ۳۶ | ۱۲ | ۹۶ |
| ۱۲ | ۱ | باقی عصمت سے |

حل

ربع اور سدس کے ملنے سے مخرج ۱۲ ہوا۔ کل حصے اصل مسئلہ کے ۱۲ ہیں اور عدد رؤس میں جو ۴ و ۳ اور ۱۲ میں تداخل ہے چار اور تین متداخل ہیں ۱۲ میں۔ کیونکہ ۱۲ کو چار تین دفعہ اڑاتا ہے۔ اور تین ۱۲ کو چار دفعہ اب ۱۲ کو جو سب سے زیادہ ہے اصل مسئلہ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب

جواب آیا۔ پس یہی تقسیم ہوئی۔ اب ہر ایک فریق کے حصہ کو جو اصل
مخرج سے ملا ہے ۱۸۰ (جو روس کا حاصل ضرب تھا) میں ضرب دینے
سے تقسیم حصص حاصل ہوگی (مثلاً) :-

$$\begin{aligned} \text{زوجات کا اصل حصہ } ۱۸۰ \times ۳ &= ۵۴۰ \text{ ہو} \\ \text{بیٹیوں } &= ۱۸۰ \times ۱۶ = ۲۸۸۰ \text{ ہو} \\ \text{دادیوں } &= ۱۸۰ \times ۴ = ۷۲۰ \text{ ہو} \\ \text{چچوں کا } &= ۱۸۰ \times ۱ = ۱۸۰ \text{ ہو} \end{aligned}$$

قاعدہ ۱۴

۴م اگر اعداد روس میں جن پر کہ کسر آتی ہے متبائن ہو تو اس صورت
میں پہلے عدد کے تمام کو دوسرے عدد کے تمام میں ضرب دینی چاہئے
حاصل ضرب کو تیسرے عدد کے تمام میں ضرب ہوتی ہے۔ علی
ہذا القیاس جس قدر اعداد متبائن ہوں سب کو آپس میں ضرب دینے
سے تقسیم حاصل ہوگی۔

| ۲۲ | تقسیم ۵۰۴۰ | ۲۱۰ |
|---------|------------|---------|
| دو زوجہ | چھ دادیاں | سات چچی |
| ۶۳۰ | ۴۸۰ | ۲۱۰ |
| مثلاً | مثلاً | مثلاً |

اصل مسئلہ سے تین زوجہ کو ۴ دادیوں کو ۱۶ بیٹیوں کو ایک چچا کو -
چھ جدات اور ان کے حصوں ۴ میں توافق بالنصف ہے۔ لہذا ۶ کو
تین کیا دس بیٹیوں اور ان کے حصوں ۱۶ میں نیز توافق بالنصف ہے
اس لئے ۵ کو کیا۔ اب اعداد روس یہ ہوئے ۴ و ۳ اور ۵ و ۲۔ یہ
سب اعداد آپس میں متبائن ہیں۔ اس لئے ان سب کو آپس میں ضرب
دیا مثلاً ۲ × ۳ × ۴ × ۵ = ۱۲۰ تو حاصل ضرب ۲۱۰ ہوئے۔ پھر اس کو اصل
مسئلہ کے عدد میں ضرب دی تو حاصل ضرب ۵۰۴۰ ہوئے پس
یہی تقسیم ہوگی۔ پھر اصل مخرج کے حصوں ۲۱۰ میں ضرب دینے سے تقسیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان قوانین کو کتاب اللہ میں جاری کیا جاوے تاکہ زیادہ مشتق ہو جائے۔ اور ساتھ ہی قرآن مجید کی صورتوں میں عبور بھی ہو جائے ففہم و تدبر

قال الله تبارك وتعالى يُؤْتِيكُمْ اللَّهُ فِي آفَاقِكُمْ يُعْطِيكُمْ اللَّهُ فِي آفَاقِكُمْ! یعنی اللہ تعالیٰ وصیت فرماتے ہیں تم کو بیچ اولاد تمہاری کے۔ وصیت کا لفظ بصیغہ مضارع ظاہر کرنے میں باوجودیکہ دوسری جگہ بصیغہ ماضی خذ لکم و طسکم فرمایا۔ اور وَفَرَحْنَا بِكَ بھی آیا ہے۔ حکمت اصلی تو اللہ تعالیٰ ہی جانے مگر ظاہر یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مال اولاد کو ملتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی (بخاری) اس آیت سے وہ وصیت منسوخ ہو گئی۔ اس لئے فعل مضارع ذکر کے دلالت علی الدوام والاستمرار کی یعنی اشارہ اس بات کی طرف کیا ہے کہ وہ وصیت خود ساختہ منسوخ ہے۔ اب تا قیامت یہی وصیت رہے گی اور اسناد فعل کی اسم ظاہر مجملہ جلال کی طرف فرمائی جس سے اظہار عظمت و شان حکم مراد ہے تاکہ امثال امر خوب ہو واللہ اعلم بالصواب اور فی آفَاقِكُمْ فرمایا۔ بآؤ لکم نہیں کہا۔ یعنی لفظ فی سے اتنے درمیان باہم عدل و مساوات ملحوظ ہے۔ اور اولاد کی نسبت ان کی طرف کی۔ اور وصیت کی نسبت اپنی طرف فرمائی حالانکہ وصیت کا حق باپ کا ہوتا ہے۔ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ مال بک سے زیادہ مہربان ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حقوق میت

تقسیم ترکہ سے پہلے بترتیب ذیل میت کے چار حقوق مرتب ہوتے ہیں

| نمبر شمار | حجاء فروش | بک | دو یا دو | وہ حالت جس میں عام حصہ دیا جاتا ہے |
|-----------|--------------|---------------|---------------|--|
| ۱ | باپ | $\frac{1}{4}$ | .. | بیٹے یا پوتے کے ساتھ اگر چہ کتنا ہی نیچے تر ہو . |
| ۲ | جہ صحیح | $\frac{1}{4}$ | .. | بیٹے یا پوتے کے ساتھ وقت نہ ہونے یا باپ کے |
| ۳ | خاوند | $\frac{1}{8}$ | .. | جب اولاد میت ہو |
| ۴ | ایضائی بھائی | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | بوقت عدم موجودگی اولاد اگرچہ اولاد در اولاد نیچے تک ہو |
| ۵ | ایضائی بہن | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | اور وقت نہ ہونے یا باپ یا دادا کے اوپر تک |
| ۶ | زوجه | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | اٹھواں حصہ جب خاوند کی اولاد ہو |
| ۷ | بیٹی | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | جبکہ نہ ہو لڑکا یا پوتا اگرچہ کتنا ہی نیچے تر ہو |
| ۸ | پوتی | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | جبکہ نہ ہو لڑکا یا لڑکی یا پوتا یا پوتی خواہ نیچے تر ہو |
| ۹ | سگی بہنیں | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | جبکہ نہ ہو باپ یا دادا اور نہ ہو اولاد اگرچہ نیچے تر ہو |
| ۱۰ | سوتیلی بہن | $\frac{1}{8}$ | $\frac{1}{8}$ | جب نہ ہو سگی بہن یا باپ یا دادا یا اولاد میت |
| ۱۱ | مال | $\frac{1}{4}$ | .. | جب اولاد یا دو بھائی یا دو بہنیں ہوں جس کی اکیس صورتیں ہوتی ہیں (دیکھو صفحہ ۲۴) |
| ۱۲ | جہ صحیح | $\frac{1}{4}$ | $\frac{1}{4}$ | وقت نہ ہونے یا حقیقی مال کے اور جہ پدری کے لئے وقت نہ ہونے یا حقیقی باپ کے جہ ایک ہو یا زیادہ قریب ہو یا بعید مگر قریب بعید کو محروم کر دیگی |

نہشتہ اصحاب مردہ

دو حالتیں عام اور خاص

- (ا) بیٹی یا پوتی کے ساتھ حصہ اور تعصیب - بیٹی یا مال بھی لیگا۔
- (ب) بیٹی یا پوتی کے ساتھ باپ کی طرح حصہ اور بچے مال کا وارث ہوگا۔
- (ج) باپ کی موجودگی میں (ب) اگر بالکل اولاد نہ ہو تو داد اعصبتن کر یا قیام نہ لیگا (ج) باپ کی موجودگی میں محروم ہوگا (دیکھو صفحہ ۲۳)
- (د) نصف لیگا جب کہ عورت کے لئے اولاد نہ ہو۔
- (ا) اولاد کے ہوتے محروم خواہ بیچے تر ہو باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم یعنی انبیانی بھائی کی ارث کی شرط میت کا کلام نہ ہونا ہے (دیکھو صفحہ ۲۴ و لہذا احتیاط)
- (ب) وقت نہ ہونے اولاد کے غاوند کے مال سے ربح لیگی۔
- (ج) اگر لڑکا یا پوتا ساتھ ہو تو ایک سہ یا زیادہ قریب ہو یا بعید تو بیٹی حصہ ہوگی۔
- (د) اگر جب حقیقی بیٹی کے ساتھ ہو (ب) محروم ہوتی ہیں وقت ہونے حقیقی دو بیٹیوں کے۔
- (ج) اگر بیٹیوں کے ساتھ پوتا بھی ہو خواہ مرتبہ میں بیچے تر ہو تو تعصیب ہوں گی (د) محروم ہوتی ہیں جب کہ میت کا حقیقی لڑکا ہو (دیکھو صفحہ ۲۲)
- (ا) حقیقی بھائی کے ساتھ حصہ (ب) حقیقی بیٹیوں اور بیٹیوں کے ساتھ نیز حصہ ہوتی ہیں (ج) اگر باپ یا دادا اوپر تک بیٹیا یا پوتے تک موجود ہو تو محروم (دیکھو صفحہ ۲۰)
- (د) اگر ایک سنگی ہیں کہ ساتھ (ب) اگر ان کے ساتھ بھائی حقیقی یا سوتیلے ہو تو حصہ ہوں گی (ج) بیٹیوں یا پوتوں کے ساتھ بھی حصہ ہوں گی (د) محروم وقت ہونے بیٹیا یا پوتوں کے بیچے تک باپ یا دادا کے اوپر تک (دیکھو صفحہ ۲۹)
- (ا) اگر اولاد یا دو بھائی یا دو بہنیں نہ ہوں (ب) باقی مال کا جب میت کا باپ اور اس کے ساتھ زوج یا غاوند بھی ہو (ج) بالکل مال کا اگر باپ کی جگہ دادا ہو (دیکھو صفحہ ۲۱)
- (د) جدہ خواہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گی اس لئے کہ دادیاں رشتہ ولادت سے وارث ہوتی ہیں تو ولادت کا رشتہ نسبت دادی کے ماں کی زیادہ قریب ہے لہذا ان کے ہوتے ہوئے دادی محروم ہے لیکن پردہ پر بارے ہوتے بھی محروم ہے سوائے ندری کے کیونکہ ماں کی ماں جدہ صحیحہ اور باپ کی ماں جدہ فاسدہ ہے (ب) اس لئے جدہ صحیحہ کے ہوتے جدہ فاسدہ محروم ہے۔

۱ اولاد

(۱) لڑکا

لڑکی لڑکے کے ساتھ عصبہ ہے۔ لڑکے سے نصف حصہ لگی
 (۲) لڑکے کا لڑکا اگر چہ کتنا ہی نیچے تر ہو مگر قوت قرابت مقدم ہوگی۔
 پوتی خواہ کتنی ہی مرتبہ میں نیچے تر ہو برابر کے بولنے کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے۔ اگر برابر کا پوتا
 نہ ہو بلکہ نیچے کا ہو پھر بھی تعصیب کا حصہ لگی بشرطیکہ ذوی الفروض نہ ہو (دیکھو صفحہ ۱۹)
 جد صحیح (باپ کا باپ) جد فاسد باپ کی ماں کا باپ۔

۲

(۳) والد (۴) والد کا والد خواہ کتنا ہی اوپر ہو میت کی اولاد نہ ہو تو عصبہ ہوگا

۳ والد کی اولاد

(۵) سگ بھائی

سگی بہن سگے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے بھائی سے بہن کا نصف حصہ ہوگا۔
 (۶) سگی بہن سگے بھائی اور باقی عصبیات کی غیر حاضری میں باقی ماندہ مال بیٹی ہے۔ بشرطیکہ
 (۷) اگر ایک لڑکی یا زیادہ لڑکیاں (ب) یا پوتی یا پوتیاں نیچے تک (ج) یا اگر ایک (لڑکی
 اور ایک پوتی یا زیادہ پوتیاں موجود ہوں (دیکھو صفحہ ۲۰)

(۸) سوتیلے بھائی

سوتیلی بہن سوتیلے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے۔ بھائی ایک بہن کا نصف۔
 (۹) سوتیلی بہن مذکورہ عصبیات کے نہ ہونے کی حالت میں یا پوتی یا پوتیاں اگر چہ کتنی
 نیچے تر ہوں۔ سوتیلی بہن عصبہ ہوتی ہے (دیکھو صفحہ ۲۰)

(۱۰) سگے بھائی کا لڑکا (۱۱) علاقائی بھائی کا لڑکا (۱۲) علاقائی بھائی کا پوتا۔

جد صحیح کی جڑ

(۱۳) چچا (۱۴) علاقائی چچا (۱۵) چچا کا بیٹا (۱۶) علاقائی چچا کا بیٹا (۱۷) چچا کا پوتا (۱۸) علاقائی چچا کا پوتا۔
 بعد میں نمبر ۱۸ کی اولاد اور اولاد در اولاد برتیب مذکورہ بالا وارث ہوگی لیکن قوت قرابت
 کا لحاظ ضرور ہوگا۔ والد اعلم بالصواب

میت کی جز

۱ (د) لڑکی کی اولاد (ب) لڑکے کی لڑکی کی اولاد

۲ میت کی اصل

(د) سوتیلے باپ اور (ب) سوتیلی ماں

۳ والدین کی اولاد

(د) گئے بھائی کی لڑکیاں اور ان کی اولاد

(ب) علاقہ بھائی کی لڑکیاں اور ان کی اولاد

(ج) انیہ فی بھائی کی اولاد

(د) گئے بھائی کے لڑکوں کی لڑکیاں

(د) علاقہ بھائی کے لڑکوں کی لڑکیاں

(د) سگی یا علاقہ یا انیہ فی لڑکیوں کی اولاد

۴ جد ساقط کی اولاد یعنی میت کی ماں کا بچہ یا ماں کا بچہ کا بچہ ساقط اس کے کہ صحتِ زوج کے تہہ ہے ہیں

(د) گئے چچے کی لڑکیاں اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد

(ب) علاقہ چچے کی لڑکیاں اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد

(ج) انیہ فی چچے اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد

(د) گئے چچے کے لڑکے کی لڑکیاں اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد

(د) علاقہ چچا کے لڑکے کی لڑکیاں اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد

(د) چچیاں سگی - علاقہ - انیہ فی اور ان کی اولاد

(نہ) بھوپھیاں - ماسول اور اولاد انکی

ان کے بعد ان کی اولاد خواہ کتنی ہی نیچے تر ہو وارث ہوگی۔

(۱) خرچ تجزیہ و تکفین بدون افراط و تفریط۔ یعنی کفن میں۔ مثلاً میت اپنی حین حیات میں معمولی کپڑے پہنتا تھا تو اب لوگوں کی طعن و ناک کشی سے کفن بیش قیمت ڈالے خواہ اس کے گھربال بچوں کیلئے کھانے کو بھی ہو یا نہ۔ لہذا کفن حیثیت سے بڑھکر ڈالنا منع ہے (ابوداؤد) حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں مصعب بن عمیر میرے سے کئی درجہ افضل تھے اور وہ خدا کی راہ میں شہید ہوئے اور وہ فقط ایک چھوٹی چادر میں کفن دئے گئے۔ سردھاٹھا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا آخر سردھاٹھا نکا گیا اور پاؤں پر نگاس ڈال دیا گیا۔ اسی طرح حضرت ہمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خدا کی راہ میں شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے کئی درجہ افضل تھے۔ ان کو بھی کفن ایک ہی چادر ملا۔ الحدیث (بخاری) ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر اہل میت غریب ہوں اور نیا کفن نہیں خرید سکتے تو پاک کپڑا خواہ بخرانا ہی ہو جائز ہے خواہ خواہ یتیموں کو قرضدار نہ کرے۔ اور اسی طرح اگر تین چادریں نہیں ڈال سکتا تو دو یا ایک ہی چادر میں دفن کر سکتا ہے۔

(۲) دوم باقی مال سے قرضہ میت۔ وہ قرضہ جو عند التحقیق ثابت ہو ادا کرنا۔

(۳) تیسرا باقرار میت باقی ماندہ مال کے ثلث سے وصیت کا ادا کرنا۔

(۴) چوتھا حقوق و ارثوں کے بموجب کتاب و سنت جاری کرنا۔

(۵) ترکہ میت پہلے ان کو دینا چاہئے جن کے حصص قرآن کریم میں مقدر و معین ہیں۔ ان کو اصحاب فروض بھی کہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شخص دعویدار نہ ہو تو۔

(۶) پھر جو نسب سے عصبہ (قربہ) رشتہ دار جیسا بیٹا وغیرہ) ہو

اش کو دینا چاہئے۔ اگر ان سے بھی کوئی موجود نہ ہو تو اس کو دینا چاہئے
(سوم) جو سب سے عصبہ (قریبی رشتہ دار) ہو جیسے کسی نے غلام
آزاد کیا تو غلام کو اس کے سبب سے آزادی ملی (اور اس کو مولیٰ النقاد
یعنی آزاد کرنے کا دوست بھی کہتے ہیں) پھر اگر آزاد کر لے والا بھی نہ ہو
تو (چوہارم) جس کو مولیٰ النقاد (یعنی آزاد کر نیوالے) نے عصبہ بنایا ہو
یعنی آزاد کرنے والے کے قریبی رشتہ دار کو اسی ترتیب پر دیا جاویگا
جو عنقریب عصبہ کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگی۔ آزاد
کردہ میں مرد کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ آزاد کردہ میں عصبہ
عورت نہیں ہو سکتی (شریفیہ) اگر ان چار قسم کے لوگوں میں سے
کوئی نہ ہو تو

(پنجم) پھر ذوی الفروض یعنی جن پر اللہ تعالیٰ نے حصے تقسیم
کئے ہیں بقدر حصص ان پر دیا جاویگا۔ اگر یہ بھی نہ ہوں تو
(ششم) ذوی الارحام وارث ہوں گے اور ان کی بھی کئی قسمیں
ہیں جو اپنی جگہ پر بیان ہونگی۔ پھر اگر مذکورین میں سے کوئی نہ ہو تو
مولیٰ المالات یعنی دوستی کر نیوالا وارث ہوگا۔ مثلاً ایک شخص زید
مجهول نسب کو کہے کہ تو میرا ولی ہے۔ اگر مجھ سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو
جس سے دیت عاقلہ لازم آوے تو ادا اسے جرم نہ بھی کرے گا۔ اگر عمر
لے قبول کر لیا تو زید کا وارث ہوگا۔ اگر عمر بھی ایسا اقرار کرے تو زید
عمر کا وارث ہوگا۔ اگر عمر نے فقط قبول ہی کیا خود اقرار نہ کیا ہو۔ تو
زید عمر کا وارث نہ ہوگا۔

(ہفتم) پھر وہ شخص وارث ہوگا جس کو موتی اپنا رشتہ دار قرار دے
(مثلاً) کسی مجهول نسب کو کسی نے کہا کہ تو میرا بھائی یا میرا چچا ہے تو یہ اقرار
نسب اس لئے اپنے باپ دادا پر کیا۔ اگر یوں کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو اس

اقرار سے اس کی نسب ثابت ہوگی اور نبی وارثوں میں داخل ہوگا۔
 وجہ دوسری یہ ہے کہ یہ اقراری نسب اس کی غیر کے ساتھ ثابت
 نہ ہو مثلاً باپ اور دادا اس کے اقرار کی تائید و تصدیق نہ کریں۔ اور
 اگر نسب اس کی غیر سے ثابت ہوگی تو وہ شرعی وارث نہ ہوں گے۔
 تیسرا مقرر اپنے اقرار پر تاحیات قائم رہے۔ اگر انکار کرے گا تو وارثت
 ثابت نہ ہوگی۔ قولہ تعالیٰ **لَا تَكُونُوا لِلْمُوتِ مِيرَاثًا** یعنی مرد کیلئے
 مانند دو حصے عورتوں کے۔ **موت** مسئلہ یہ ہو (۳) بیٹا

بیٹا حقیقی عصبہ ہے اور بیٹی سے دو حصہ بیٹا
 حصہ کا وارث ہے۔ مسئلہ بناتین سے ۲ لڑکے کو۔ ۱ لڑکی کو۔ چونکہ
 ابتداً آیت میں عصبیات کی میراث کا ذکر ہوا۔ اس لئے ضروری ہے
 کہ عصبہ کے معنے اور اس کے اقسام بیان کئے جائیں۔ سو سنئے۔

عصبہ کا بیان

عصبہ لغت میں اس رشتہ کا نام ہے جو باپ کو بیٹے سے ہوتا ہے۔
 اول عصبہ دو قسم ہے۔ عصبہ بنی و عصبہ بنی بنی عصبہ وہ ہے جو
 نسب سے قریب ہو جیسا بیٹا باپ سے قریب ہوتا ہے۔ پھر نسب عصبہ
 کی تین قسمیں ہیں۔ عصبہ بنفسہ۔ عصبہ بالغیر۔ عصبہ مع الغیر۔ عصبہ بنفسہ کا
 پہلا درجہ میت کا بیٹا اور بیٹے کا بیٹا خواہ کتنا ہی منزل میں نیچے ہو۔
 درجہ دوم۔ میت کا باپ اور دادا سکر دادا خواہ کتنا ہی اوپر ہو۔
 درجہ سوم۔ میت کے باپ کی جزی یعنی سگے بھائی۔ پھر علانی بھائی۔
 پھر اولاد ان کی اگر چہ کتنے ہی نیچے ہوں۔

درجہ چہارم۔ میت کے دادا کی جزی یعنی سگے چچا۔ پھر علانی دادا
 کی طرف سے چچا۔ پھر اولاد ان کی۔ لیکن تواریث میں قوت قرابت
 کی ملحوظ ہوگی۔ مثلاً سگے بھائی کی موجودگی میں علانی بھائی محروم ہوتا

علیٰ ہذا القیاس اوپر نیچے کی جڑوں میں قوت قربت کا لحاظ ہوگا
عصبہ بالغیر وہ چار عورتیں ہیں جن کا قرآن مجید میں نصف ثلثان
مقدر ہے جیسے بنت - بنت الابن اور سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں باپ
کی طرف سے - یہ چار قسم کی عورتیں اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی
ہیں - لیکن اتنا فرق ہوتا ہے کہ میت کی سگی بہنیں علانی بھائی کے
ساتھ عصبہ ہوتی ہیں - اور سوتیلی بہنیں میت کے سگے بھائی کے ساتھ
عصبہ نہیں ہوتیں -

جس عورت کا حصہ قرآن مجید میں معین نہیں وہ عورت بھی
عصبہ نہیں بنتی - اگرچہ بھائی اُس کا عصبہ بھی ہو - مثلاً چھوٹی اور بھتیجی
اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں بنتی بلکہ ذوی الارحام کے نظم میں
شمار ہوتی ہیں -

تیسرا عصبہ مع الغیر - وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ عصبہ
ہوتی ہے - عصبہ بالغیر و عصبہ مع الغیر میں فقط یہ فرق ہے کہ عصبہ بالغیر
میں غیر خود عصبہ ہوتا ہے اور اُس کی تاثیر سے دوسرا بھی عصبہ ہو جاتا
ہے - چنانچہ مثال مذکورہ میں بھائی کے ساتھ بہن عصبہ ہے - اور
عصبہ مع الغیر میں غیر خود عصبہ نہیں ہوتا - بلکہ اس کی جمعیت سے
دوسرے عصبہ کو عصبوت حاصل ہوتی ہے - چنانچہ میت کی سگی
بہن اور سوتیلی بہن بیٹی اور پوتی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں حالانکہ
یہ بیٹی اور پوتی جو غیر ہے خود عصبہ نہیں - پس یہاں تک تو عصبوت
نسبی ذکر ہوئے - بموجب تقسیم پہلی کے دوسرا عصبہ سبب سے ہے
مثلاً کوئی شخص غلام آزاد کرے تو وہ بہ سبب آزاد کرنے کے اُس غلام
کا عصبہ کہلاتا ہے - اگر غلام کا مال اصحاب فروض (یعنی حقیقی حقدار)
پر پورا ہو جائے یا سب کا سب عصبہ نسبی لیجائے تو ضرور نہیں کہ آزاد

کرنے والے کو بھی حصہ نکال کر دیا جائے۔ ہاں اصحاب فروض۔
 (جن کے حق مقرر ہیں) سے بچ رہے اور عصبہ نبی بھی موجود نہ ہو
 تو سب عصبہ وارث ہو گا، عورتوں کو خواہ عصبہ بالغیر یا عصبہ مع الغیر
 ہوں یا ذوات فرایض ہوں ایسے غلام کی روش سے جو ان کے باپ
 یا کسی اور ان کے قریبی نے آزاد کیا ہو کچھ نہیں دیا جاتا مگر جس کو
 انہوں نے خود آزاد کیا ہو یا ان کے آزاد کردہ نے کسی غلام کا ترکہ
 کھینچ لایا ہو تو اس کی وارث یہی ہونگی۔

قوله تعالى فَإِنْ كُنَّ فَوَاقٍ اثْنَتَيْنِ فَكَهُنَّ ثَلَاثًا مَا تَرَكَ يَعْنِي
 اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو واسطے ان کے دو تہائی اس
 چیز کی ہے جو چھوڑ گیا۔ ظاہر نظم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دو سے زیادہ
 ہوں تین ہوں یا زیادہ کم کا ذکر نہیں۔ لہذا اس مسئلہ میں بعض علما
 نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ افراد
 حالت میں دو بیٹیوں کے لئے بھی نصف ہے اور جمہوران کے لئے
 ثلثان کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ استحقاق ارث میں دو بیٹیاں
 دو بہنوں کے ساتھ ملحق کی گئی ہیں جیسا ان کے حق میں فرمایا ہے۔
 فَإِنْ كَانَتِ اثْنَتَيْنِ فَكَهُمَا ثَلَاثًا یعنی اگر میت کی دو بہنیں
 ہوں ان کے لئے ثلثان ہے (فتح البیان) اور شان نزول آیت
 کا بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہ آیتیں حضرت سعدؓ کی دو
 لڑکیوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں (ابوداؤد) چونکہ آیت کہ یہ
 میں بیٹیوں کی میراث بیان ہوئی ہے مناسب ہے کہ انکا حال مفصل کر دیا جائے
 بیٹیوں کے کل حالات یہ ہیں

(۱) نصف ایک بیٹی کے لئے وقت نہ ہونے بیٹیاں یا پوتا میت کے۔

(۲) ثلثان دو بیٹیاں ہوں یا زیادہ کے لئے وقت نہ ہونے بیٹیاں

پوتامیت کے۔

(۳) عصوب وقت ہونے بیٹامیت کے۔ یعنی بھائی کے ساتھ عصمہ ہونے سے باقی ماندہ مال لیتی ہیں۔ چونکہ پوتریاں بھی بیٹیوں کے حکم میں شمار ہوتی ہیں اس لئے ان کے حالات حسب ذیل ہیں۔

حالات پوتریاں

بوجہ قائم ہونے بیٹیوں کے پوتریوں کی بھی تین حالتیں وہی ہیں اور تین حالتیں اور بھی ہیں۔

(۱) پ (انصف) ایک کیلئے وقت نہ ہونے بیٹا یا پوترامیت کے۔

(۲) پ (نشان) دو یا زیادہ کیلئے وقت نہ ہونے بیٹا یا پوترامیت کے

(۳) پ (سدر) وقت ہونے ایک بیٹی صلبی میت کے۔

(۴) محروم وقت ہونے دو بیٹیاں صلبی میت کے۔

(۵) عصوبت وقت ہونے پوترامیت کے خواہ کتنا ہی نیچے تر ہو اور

خواہ سگا بھائی ہو یا چچا کا بیٹا ہو یعنی پوترے کا۔ اور اگر چہ میت

کی دو صلبی بیٹیاں بھی موجود ہوں بچا مال عصوبت سے لینا

محروم ہوتی ہیں وقت ہونے بیٹامیت کے۔

وَلَا يَسْتَلِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

یعنی واسطے ماں باپ اس کے (میت کے) ہر ایک کو ان دونوں میں سے

چھٹا حصہ ان چیز سے چھوڑ گیا ہے اگر ہو واسطے اس (میت کے) اولاد۔

اس آیت میں والدین کو میراث ذکر ہوئی ہے۔ لہذا۔

باپ کی بین حالتیں ہیں

(۱) فرض مطلق (حصہ محض) وقت موجود ہونے بیٹا یا پوترامیت کے

دو بیٹیاں
عصوبت

بیٹا
عصوبت

ماں
سدر

سدر
باپ

مثال کی یہ ۴

مخرج ۶ سے ایک باپ کو اور ایک ماں کو۔ باقی ۴ لکھ گروٹل
 حصہ لکھ گروٹل بیٹا اور بیٹی پر تقسیم ہوئے۔
 (۲) فرض اور عصوبت وقت عدم موجودگی بیٹا یا پوتامیت کے اور
 موجود ہونے بیٹی یا پوتی میت کے اگرچہ درجہ سے کتنی ہی نیچی تر ہو

| | | | |
|------|------|-----------|------|
| میت | ماں | باپ | میت |
| بیٹی | ماں | باپ | بیٹی |
| نصف | سودس | حصہ عصوبت | نصف |

کی جگہ پوتی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ ۲
 (۳) عصوبت محض (یعنی ماں کا وارث) وقت نہ ہونے بیٹا یا بیٹی یا
 پوتی یا پوتی میت کے سارے مال کا وارث ہوگا تو صحیح ائمہ کی یہ ہے
 کہ مخرج ۳ سے ایک ماں کو اور دو باپ کو
 بیعت عصوبت کے اگر کوئی حقدار باقی نہ رہا
 تو باپ سارے مال کا وارث ہوگا۔
 اگر میت کے باپ کی جگہ دادا ہو تو اس کی بھی یہی تین حالتیں ہیں
 جو چار مسائل کے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ باپ کی موجودگی میں دادی میت محروم ہے۔ اور دادا کی وارث
 نہ ہوتی شریک ہے۔

۲۔ میت کی ماں کو باپ کی موجودگی اور اعدائے زوہدین کی موجودگی
 میں خاوند یا عورت کا حصہ نکال کر لکھ باقی مال کا دیا جائیگا۔ اگر
 باپ کی جگہ دادا ہو تو اثبات کامل مال کا بیگی

۳۔ باپ کے ہوتے ہوئے میت کا بھائی خواہ حقیقی ہو یا سوتیلہ محروم
 ہے۔ اور دادا کے ہوتے ہوئے بھائی ایک ہونے سے سو سو گروٹل زیادہ
 ہوں تو میت کے حقدار ہیں۔ اس مسئلہ میں اکثر لوگوں کو اختلاف ہے۔

لیکن فتوے اسی پر ہے (سراجی)

۴۔ اگر کسی کا غلام آزاد شدہ مر جائے اور وارث (آزاد کر نیوالے) کا باپ اور بیٹا میت کا ہو تو باپ سدس کا حقدار ہے اور باقی ماندہ مال بیٹا میت لیگا۔ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو محروم ہے کل مال کا وارث بیٹا میت ہوگا۔
 چونکہ آیت مذکورہ بالا میں یون کا لفظ تھا لہذا باپ اور دادا کی کیفیت بیان بڑھکی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مال کی حالتیں بیان کی جائیں:-

مال کی حالتیں تین ہیں

(۱) پارسیدس، وقت ہونے بیٹا یا بیٹی میت کے۔ یا پوتا پوتی یا دوبھائی عینی یا دوبھائی علانی۔ یا دوبھائی اخیانی۔ یا ایک بھائی عینی اور بھائی یا ایک عینی اور علانی۔ یا ایک اخیانی اور علانی۔ یا دو بہنیں عینی۔ یا دو بہنیں علانی۔ یا دو بہنیں اخیانی۔ یا ایک عینی اور اخیانی۔ یا ایک عینی اور علانی۔ یا ایک اخیانی اور علانی۔ یا ایک عینی اور بہن اخیانی۔ یا ایک بہن عینی اور بھائی اخیانی۔ یا بہن عینی اور بھائی علانی۔ یا بہن بھائی عینی۔ یا بہن بھائی علانی۔ یا بہن بھائی اخیانی۔
 ان اکیس صورتوں میں مال کے لئے سدس (چھٹا حصہ) ہوگا۔

(۲) دوسری حالت میں ثلث کل مال سے وقت نہ ہونے مذکورین کے۔
 (۳) ثلث باقی مال کا جبکہ مال کے ساتھ زوجہ یا خاوند میت (اور باپ میت موجود ہو اور نس کی دوسو تریں ہو سکتی ہیں مثلاً خاوند مرے تو زوجہ باقی رہے گی۔ یا زوجہ کو میت قصور کرے تو خاوند زندہ رہے گا۔

ذیل کے نقشہ سے مزید توضیح ہو سکتی ہے

| ۷ | ثلث باقی | زینب | ۴ | ثلث مایبقی | زید |
|-------|----------|------|------|------------|-----|
| خاوند | مال | باپ | زوجہ | مال | باپ |
| ۳ | ۱ | ۲ | ۱ | ۱ | ۲ |

صرف ان دو صورتوں میں مالِ ثلث مابقی یعنی خاوند کا یا عورت کا حصہ نکال کر باقی مال کا تیسرا حصہ بیٹی۔ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ثلث کل کا ایک۔

| نقشہ | مسئلہ | بکر | مسئلہ | سفیہ |
|------|----------|------|-------|-------------|
| زوج | مالِ لعل | دادا | خاوند | مالِ ثلث کل |
| ربع | ۳ | ۵ | ۳ | ۱ |

قوله تعالى وَكَوْنُ نَصْفٍ مَّا تَرَكَ آوَاكُم مِّنْ لَّكُمْ يَكُنْ لَّهِنَّ ذَلِكُ مَا جَاءَ
فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَكُمْ النِّصْفُ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأُكُلُ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأُكُلُ

یعنی واسطے تمہارے نصف اس کا کہ چھوڑ گئیں بیٹیاں بہتاری اگر نہ ہو واسطے
اُن کے اولاد۔ اگر ہو واسطے اُن کے اولاد پس واسطے تمہارے جو بھائی اُس کی کہ
چھوڑ گئی ہیں پیچھے وصیت کے جو وصیت کی ہو ساتھ اس کے باقرض کے،

آں بیت کریمہ میں اصحابِ فروض میں سے خاوند کا حصہ ذکر ہوا لہذا۔

خاوند کے حالات فقط دو ہی ہیں

(۱) ۱/۲ (نصف) وقت نہ ہوئے بیٹا بیٹی یا پوتا یا بونی میت کے۔
(۲) ۱/۴ (ربع) وقت موجود ہوئے اولاد میت خواہ کتنا ہی پیچھے
اولاد و اولاد ہو۔ (صورت مسئلہ)

| مسئلہ | کریمہ | مسئلہ | رجمہ |
|-------|-------|-------|-------|
| خاوند | باپ | خاوند | باپ |
| نصف | عصوبت | ربع | عصوبت |

قوله تعالى وَلِلْمَرْءِ نِصْفُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجَتُهُ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأُكُلُ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأُكُلُ
وَلِلْمَرْءِ نِصْفُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجَتُهُ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأُكُلُ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأُكُلُ

یعنی واسطے اُن کے جو بھائی اُس تیز کی جو چھوڑ جاوے اگر نہ ہو واسطے تمہارے
اولاد۔ پس اگر ہو واسطے تمہارے اولاد تو واسطے اُن کے آہواں حصہ اُس چیز کا جو
چھوڑ جاوے پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاوے ساتھ اُس کے یا ساتھ فرض کے،

چونکہ اس آیت کریمہ میں زوجہ کی میراث ذکر ہوئی ہے۔ لہذا
زوجہ کی دو حالتیں ہیں :-
۱۔ (۱) لم (ریج) چوتھائی۔ جبکہ میت کی اولاد نہ ہو۔
(۲) پلٹن (آٹھواں حصہ) جبکہ اولاد ہو بیٹا بیٹی۔ پوٹا پوٹی۔ خواہ
کتنی ہی بچے تر ہو۔ زوجہ بھی خواہ ایک ہو یا چار۔ سب اسی ریح
میں شریک ہوں گی۔ (نقشہ حالات زوجہ)

| نیدہ | عم |
|--------------|--------------|
| زوجہ چوتھائی | زوجہ چوتھائی |
| عصبت | عصبت |
| ۱ | ۲ |

قوله تعالى وَانْ كَانَ كَاحِدٌ مِّنْ اَوْلَادِهَا

یعنی اگر بیوہ کلا کر دے پیتے ہیں اس کا مرد یا خورت؛ اس آیت میں کلا
کا ذکر ہوا ہے لہذا کلا کے کی محققہ کیفیت یہ ہے۔

”کلا“ اصل میں مصدر ہے۔ معنی اس کا تھکنا اور بار بار ہے۔
یا مرد تھکا ہوا اور بار بار ہوا ہے۔ یہاں مراد اس سے وہ شخص ہے جو
جس کا نسب مار گیا یعنی منقطع ہو گیا ہو۔ نہ آگے کی شاخ ہو جو
ہو نہ پیچھے کی شاخ باقی ہو۔ یعنی نہ بیٹا پوٹا پوٹا ہو نہ باپ
داؤد پڑاؤ اسکو دادا ہو۔ یہی قول حضرت ابو بکر عمر علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ اور جہور اہل علم بھی یہی
سمتے ہیں بلکہ اسی پر اجماع نقل ہے (فتح البیان) ایت فرمایا
”وَكُلُّهُ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ وَلِكُلِّ وَاَحَدٍ مِّنْهُمَا اَسْتِثْنَاءٌ لِّمَنْ يَرِثُهَا“
اس سے ایک بھائی یا ایک بہن (ماں سے) پس واسطے ہر ایک سے ان دو
میں سے چھنا حصہ ہے یہاں بھائی اور بہن سے انہما کی
طرف سے سگا) مراد ہے چنانچہ تمام مفسرین نے اتفاق سے یہی

نقل کیا ہے۔ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں
 لاۃ کا لفظ بھی مذکور ہے (فتح البیان) یعنی بیٹ کی مادری بہن
 بھائی ہوں تو واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے چھٹا حصہ
 ہے۔ دوم۔ اس وجہ سے کہ اس سورہ کے آخر فرمایا **قُلِ لِلّٰهِ يُّثِيْبُكَ**
فِيْ اَنْكَارِكُمْ ترجمہ تو یہاں دو بہنوں کے لئے ثلثان ثابت کیا۔ اور
 باقی مال بھائیوں کے لئے۔ اور یہاں کلامہ کی میراث میں سب
 بہن بھائیوں کو شریک ثلث میں لیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ
 یہاں حقیقی بھائی مراد نہیں بلکہ مادری بھائی مراد ہیں جو ثلث میں
 شریک کئے گئے ہیں خواہ تقدیر میں کتنے ہی زیادہ ہوں (دیکھو)
قَوْلُهُ تَعَالٰی قَاتِلُوْا اَكْثَرُ مَنْ ذٰلِكَ فَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ عَنِ التَّحْلِیْثِ
 یعنی اگر ہوں زیادہ اس (ایک بھائی یا ایک بہن) سے تو وہ حصہ میں برابر ہیں
 بیچ بھائی کے۔ لہذا زیادہ کی صورت یہ ہے کہ دو ہوں یا زیادہ دوست

لہ اس سورہ کی آخر آیت مذکورہ میں کلامہ کی کیفیت چار طریق میں بیان
 کی ہے۔ اول فرمایا اگر میت کلامہ مرد ہو تو وارث عورت ہو تو اس کے لئے نصف
 ہے۔ دوسری صورت میں ہر شخص اس کے بیٹے بیٹ کا وارث ہو تو اس کے لئے نصف
 اس کا حقیقی بھائی ہو تو وہ سارے مال کا وارث ہو گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ
 بہت کلامہ مرد ہو، و وارث دو بہنیں ہوں یا نہ زیادہ دو سے تو وہ ثلثان
 (دو بھائی) میں شریک ہوں۔ چوتھی صورت یہ ہے میت کلامہ کے حقیقی بہن
 بھائی موجود ہوں تو اس وقت لاء کو مثل حفظ الا نثیین پر تقسیم ہوتی ہے
 سارے مال سے مرد کو دو اور عورت کو ایک حصہ یعنی آیت میں اور اس سورہ کی آیت میں
 فوق یہ ہے کہ اس سورہ کی آیت میں وارث ہوں کیلئے ثلثان اور باقی مال گئے بھائیوں
 کیلئے اور یہیں کلامہ کی میراث میں سب (مادری) بہن بھائیوں کو ثلث میں شریک کیا
 تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں حقیقی بھائی مراد نہیں بلکہ مادری بھائی مراد ہیں جو
 ثلث میں شریک کئے گئے ہیں خواہ کتنی ہی زیادہ ہوں (راجع البیان)

خواہ مرد ہوں یا عورتیں یا رلے ملے ہوں حصہ سب کا مساوی ہے بوجہ انوشٹ محضہ کے اس لئے آیت باب سے استدلال کرتے ہیں کہ اخیانی بھائی کا لائٹی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ثلث میں شریک کیا ہے اور ذکر کو انٹی پر کوئی فضیلت نہیں دی جیسا کہ اس آخر سورہ کی آیت وغیرہ میں لِلّٰہِ کُومِثْلُ حَظِّ الْاُتْنٰیْنَ فرمایا ہے۔ لہذا امام قرطبیؒ اس مسئلہ میں سلف کا اجماع نقل کرتے ہیں کہ آیت باب سے اخیانی بھائی مراد ہیں۔ اور آخر سورہ کی آیت میں حقیقی بھائی مراد ہیں۔ اور آیت باب سے یہ بھی استدلال کرتے ہیں کہ اگر اخیانی (مادری) بھائیوں پر تقسیم مسئلہ صحیح ہو جائے تو یہ حقیقی بھائیوں اور علانی بھائیوں سے مقدم ہوں گے۔ یعنی یہ نہ ہو گا کہ اگر اخیانی بھائیوں پر تقسیم صحیح ہو جائے تو خواہ سنوہ حقیقی بھائیوں کے لئے بھی حصہ نکالا جائے۔ چنانچہ صورت دینے

نقشہ ذیل سے واضح ہے۔

وَجَدَ اس کی یہ ہے کہ اخیانی کی ارث کی سلف طمیت کا کمال
ہونا ہے سو پایا گیا۔ لہذا وہ اپنا مقرر ثلث حصہ لیں گے۔ اور اس
کی تائید حدیث شریف میں بھی آئی ہے۔ فرمایا ہے پہلے حقداروں
کے حق ادا کر دیکھو جو بچے وہ اول مرد کے لئے ہے۔ اس مسئلہ کو
امام شوکانیؒ نے بھی مباحثہ در بیہ فی مسائل حمار بہ میں ذکر
کیا ہے اور برقرار رکھا ہے لیکن صحابہؓ کو اس مسئلہ میں اختلاف
والتخارُع عندنا فحجة والمالکۃ

چونکہ آیت مذکورہ بالا میں سوتیلے بھائیوں کا اور سوتیلی
بہنوں کا ذکر آیا ہے اس لئے مختصر طور پر سوتیلی بہنوں کا بیان

عرض کیا جاتا ہے۔

سوئلی بہنوں کی سات حالتیں

(۱) ۱/۲ (نصف) ایک کے لئے وقت نہ ہونے دو سگی بہنوں میت کے
(۲) ۱/۳ (دو تہائیاں) نشان دو یا دو سے زیادہ کے لئے وقت نہ
ہونے دو سگی بہنوں میت کے۔

(۳) ۱/۴ (چھٹا حصہ) ایک یا ایک سے زائد کے لئے وقت
ہونے ایک سگی بہن میت کے تکتہ الشیشین۔

(۴) عصوب جبکہ ان کے ساتھ اُن کا بھائی حقیقی یا سوئلا
موجود ہو۔ اس صورت میں اُن کو میت کی سگی بہنیں بھی
محروم نہیں کر سکتیں بلکہ عصیہ بن کر بچا مال لیں گے۔

(۵) تقصیب وقت موجود ہونے بیٹیوں اور پوتیوں میت کے۔

بموجب حدیث کے فرمایا "اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة"
(۶) محروم وقت ہونے بیٹیا یا پوتا یا پڑپوتا میت کے خواہ کتنا ہی
نیچے تر ہو۔

باپ کی موجودگی میں بالاتفاق محروم اور باپ کے بجائے
اودا کی موجودگی میں نزدیک ابو حنیفہؓ کا اور برخلاف ابو یوسفؒ
و امام محمد رحمہم اللہ تقائلے کے۔

(۷) وقت ہونے حقیقی بھائی میت کے علانی محروم یا وقت ہونے
حقیقی بھائی میت کے جبکہ عصیہ ہو ساتھ بیٹے یا پوتے میت
کے علانی محروم ہے۔

سگی بہنوں کی چار حالتیں ہیں

(۱) ۱/۲ (نصف) ایک کو وقت نہ ہونے باپ اور اولاد میت کے خواہ قریب ہو یا بعید۔

(۲) ۲/۳ ثلثان دو یا دس سے زیادہ کے لئے وقت عدم موجودگی مذکورین کے۔

(۳) ۳/۴ عصوبت (بچے مال کی وارث) وقت عدم موجودگی مذکورین کے مگر ان کے ساتھ حقیقی بھائی شریک ہو۔

(۴) ۴/۴ عصبہ ہوتی ہیں وقت ہونے بیٹا اور پوتامیت کے۔

(۵) محروم ہوتی ہیں جبکہ میت کا بیٹا یا پوتنا یا باپ دادا موجود ہو

اگر میت کے دو چچا زاد بھائی ہوں۔ اور ان میں سے ایک

میت کا خاوند ہو اور دوسرا ان سے میت کا انخیانی (مادری)

بھائی ہو تو اس صورت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس

طرح فیصلہ کیا ہے کہ خاوند کے لئے نصف (بہ سبب نہ

ہونے اولاد میت) اور انخیانی بھائی کے لئے سدس باقی

بچے ۲۔ وہ دونوں کے درمیان مساوی تقسیم کر دیا (بخاری)

نقشہ ملاحظہ ہو

فی ظلمہ ۶

چچا زاد بھائی

۱-۱ رو سے

۲

خاوند

۳-۱ رو سے

۴



نظم تفصیل صاحب فروض میں

بعد حمد و ثناء پر رسول پاک و آلش ہم پر مجالش تمام
 بشنودے دوستان تفصیل صاحب فروض
 دہ دو صاحب فرائض پس کن یاے فتا
 چار اول زوج و اب ہم جد و اخ ضیفی بود
 نیز بنت و بنت الابن زوجہ و دختر شمار
 بعد ازین احوال اصحاب فرائض را بگیر
 سکن آید مرید را با پسر و بن پسر
 گرا زین دو قسم مذکورین نباشد بیچ کس
 جد چوں بدرست مے دان در تمامی لها
 جچ اخوہ درہ ام ہم سوئے ثلث مابقے
 جد مجرد مہست لے دلدار از میراث خویش
 و فرائض ہست مراد و مادر را سہ حال
 ساقط اندازیشاں بوند و با پدر با جد نیز
 پس بدائے نصف شوہرا میاید بے ولد
 با ولدین ہست زن را ربع باشد بے ولد
 و فرائض مرثات صلب را سہ حال دان
 عصبہ یا غیر مے کرد اندازیشاں با پسر
 چوں بنات صلب مے دان در تمامی لها

بر رسول پاک و آلش ہم پر مجالش تمام
 مے نویسم نیز من تعداد و القاب فروض
 چار ہستند از رجال و ہشت ہست از نساء
 ہشت ثانی اخت فیضی علی و عینی بود
 ہشتی جمدہ صحیحہ دیگرے را نیست کار
 من نکر دم نظم اینہا کرد و مخدوم نصیر
 سدس و نصف آیدش با دختر و دختر پسر
 نیست صاحب فرائض عصبہ و محضت پس
 جز سائل چار بنو پس زن تفصیلہا
 پس سقوط ام اب ہم اخذ ارث المعقنی
 یا پدر را قرب کہ از دے ہست تہنسیب پیش
 مریکے را سہ من ثلث از بہر اکثر اے کمال
 قسمتے یکساں ہست در اولاد ام و پرنیز
 ربع باشد بے تفاوت اگر ولد باو سے بود
 جز ازین دو حال دیگر نیست کو در اول خلد
 مریکے را نصف و عثمان بہر اکثر اے گمان
 پس پسر را حصہ و وزن پدے اسے پرنیز
 مرثاتہ لمن را اندھمہ احوال ہا

لیک احوال بہت چندین خیزشال زادہ بہت
 سدس با یک بہت صلیبی مرثا بہن راست
 باد و بہت این حکم باشد یک با بہن پسر
 خواہران عینی سیت را بود احوال پنج
 با برادر عینی و ہم دختر و دختر پسر
 خواہران علیہ را حالات جملہ بہت بہت
 سدس ریشال بہت با یک خواہر عینی فقط
 لیک مے داں گراخ علی بہ ایشان ہم بود
 و بود ملحق با ایشان دختر و دختر پسر
 با پسر و ابن پسر ہم با پدر با لاتفاق
 بہت ساقط اخوة اخوات اعیال ہم علی
 سدس آید جدہ را پدری بود یا مادری
 جملہ جدہ گشت ساقط با وجود ام بدان
 در فرائن گر بہ بی بی بہت مادر اسہ حال
 مثل مذکور بہت گر باشد دونی از بہت اخ
 ثلث از کل بہت چون نبود ازین مذکور کل
 ثلث مایبقہ است بعد از فرض و چون فرض ہم

از بہتات صلب سیت کان ہمہ لیست لہا
 با پسر محبوب داں رستی ذقیل و قال لہا
 عصیہ مے کرداں توشال اندر اینجا کلہا
 نصف گر باشد یکے ثلثاں اگر باشد گنج
 عصیہ گرواں جملہ را سہام شال نیکو بسنج
 نصف مریک بہت ثلثاں ہر صر زادہ بہت
 و بود و پاد از سیرا شال رشت دست
 عصیہ بہر یک میشود از داغ محرومی بہت
 عصیہ مے گردند زان کلیہ کان شایع بہت
 نیز با جد نزد دغال غیر را اینجا شکست
 نیز علی با رخ عینی بدان یک نشست
 یا کہ اکثر لیک بعدی شد بقربی ہاں بری
 جدہ ابوی گشت ساقط با پدر داں ہمچنان
 سدس با ولد بہت ولد الابن بے اوقیل قال
 عینی علی و خینی بہت و یک آید مثال
 ہم نہ آں دو صورت زانہا کہ پس آید مثال
 شوہر و مادر پدر ماند زمین یک مثال

دومی صورت کہ ما و ثلث مایبقی برود
 اینکہ مادر با پدر ہم زوجہ بہت اندر مال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ نَسْتَعِينُ

التناس

حضرت برادران اسلام! ایسے وقت میں جبکہ سادت جملت محبوب ہو چکی ہو۔ جبکہ
ایشان نفس، ایشان مال، صبر و تقویٰ ہمدردی مطلوب ہو چکی ہو۔ اور اعتباب
کل ذی ری برہم کی یاد صبر سے فطرت سلیمہ کے پودوں کو جھلس دیا ہو جبکہ غنچ
سطح کی وہاں ہلک قوم کے ہر فرد میں سرائت کر چکی ہو۔ جبکہ حب دنیا و
عزت الموت کے دھن سے تمام قوم کے اعضا رطل ہو چکے ہوں۔ جبکہ قوم کی
حالت بند و برباد ہو گئی عزیز ذلیل ہو گئے۔ شریف خاک میں مل گئے۔ علم کا خاتمہ
ہو چکا۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکا رہے۔ پیٹ کی چاروں
طرف دوانی مچی ہوئی ہے۔ انفاق بالکل گر گئے اور بگڑتے جاتے ہیں۔ افسوس
کہ ہم لوگ اقتصادیات اور سیاست و تمدن کو تو کھو بیٹھے تھے۔ آہستہ آہستہ
احکام دین بھی ہاتھ سے نچھتے جاتے ہیں۔ تنصیب کی گھنگھور گھٹائیں تمام قوم پر
چھائی ہوئی ہیں۔ رسم و رواج کی بیڑیاں ایک ایک کے پاؤں میں ہیں ضد و جہالت
تمام کی گردن پر سوار ہے۔ امر و نہی کے ہاتھ میں سرمایہ تھا۔ جس سے امت کی
دینی مہمات امورا و خوف و خطر کے موفہ پر مالی مشکلات ہو سکتے تھے۔ اور
ان کو ہر طرح کی ضرورتوں سے بے نیاز کر سکتے تھے آج عاقل و بے پرواہ ہیں
علمائے دین جن کو قوم کی اصلاح میں بہت بڑا دخل تھا۔ زمانہ کی ضرورتوں اور
مصائب کو مد نظر رکھتے ہوئے عزالت میں گوشہ نشین ہیں۔ ایسے وقت میں جس
سے فوجی بن پڑے غنیت ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ قوم کا شیرہ جو چلنے میں
کوشش کرے اور قوانین اسلام کا غوا حرام کرے اور دوسروں سے کراوے +
تعمیر و ترقی کے سلسلے میں کوشش سے بیان کئے گئے ہیں ہر شخص کو چاہئے کہ ایسی کتابوں کو
خود پڑھے اور دوسروں کو سنائے۔ خدا تعالیٰ عمل کی توفیق دے + آمین
خاستہ عبد العزیز مدرس مدرسۃ المسلمین

تقاریظ حضرات علمائے کرام

بیت نظر خور اول سے آخر تک دیکھا گیا۔ نہایت عمدہ پایا۔ مولف کو اللہ تعالیٰ
اجر و برکت اور مومنوں کو توفیق عمل عطا فرماوے (محمد جمال عفا اللہ عنہ)
یہ چند اوراق بنظر غور دیکھے گئے صحیح پائے اللہم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم اہل اسلام یہ مسائل دیکھ کر فائدہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو
ثواب عظیم عطا فرماوے۔ (خلیفہ عبدالرحمن)

بائیں دعا۔ رسالہ ہذا فقہر مضمون میں ہے دیکھا اچھا پایا جعلاہما اللہ خالصاً
لوجہ الکریم وانا الراجی رحمۃ اللہ لا علی غلام المصطفیٰ عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔
رسالہ کے بعض مقامات بنور ملاحظہ کئے گئے نہایت عمدہ ہے خدا تعالیٰ مصنف کو
طبع و اشاعت کی توفیق مرحمت فرمائے والعلوم عند اللہ۔

(احقر عباد اللہ احمد غلام محمد عفا اللہ عنہ مدرسہ نبیات مدرسہ المبین اہل شریعہ)
میں نثر رسالہ ہذا کا پورا مطالعہ کیا۔ رسالہ مختصر ہے لیکن اپنے لفظ مضمون کے لحاظ سے مکمل ہے۔
مصنف نے قانون میراث کے شکل مسائل کو نہایت آسان پیرایہ میں بیان کیا ہے خصوصاً تثنیہ
اور نقشہ جائزہ سولہ جن میں ورثہ کی تفصیل اور حصص درج ہیں بہت کامد میں۔ طلباء اور
ان کو گوں کیلئے جن کو قانون میراث کی ضرورت رہتی ہے یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

20/8/2008 محمد امجد حمید B.A. L.L.B. Amnrit
تجود تعالیٰ میں نے بنظر عمیق مضمون میراث کو بہت سے مقامات کا مطالعہ کیا مضمون کو بہت
مفید پایا میرے خیال میں یہ رسالہ آئندہ دن کے نزاعات میراث کو بہت حل کر دے گا۔ مصنف کی
اس سعی کی داد دیتا ہوں مضمون قابل پذیرائی و موجب عمل ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ الفاظ قلیل
اور معانی کثیر کا مصداق ہے۔ مسئلہ میراث ایک عظیم الشان مسئلہ ہے گویا دریا کو زہ میں بند
کر دیا گیا ہے مالک الملک مصنف صاحب کو نشر و اشاعت کی توفیق عطا کرے اور قارئین کیلئے

موجب استفادہ کا ہر اللہم جعلہ مقبولاً و مانوشاً۔ حقیقۃ العلم عند اللہ۔
اذا انجد العاصی الراجی الی اللہ حکیم ابو الفقیر محمد شمس الحق خان عفا اللہ عنہ خلیفہ جناب حکیم
ابو تراب محمد عبدالرحمن صاحب